Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

M.A 3rd Semester

Topic:- Sur Daas

Paper - 10 group 'D' Hindi

Date - 21-10-2020

time :- 10: - 10:50 . A.M

سورداس

سورداس کا شمار اشٹ چھاپ کے بہترین شاعر کی حیثیت سے ہوتا ہے، اس کی زندگی کے حالات پردۂ خفا میں ہیں، مختلف روایات کا جائزہ لینے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ آگرہ اور متھرا کے درمیان گنوگھاٹ پر سادھو کی طرح رہتے تھے، وہیں ان کی ملاقات ولبھ آچاریہ سے ہوئی، سورداس ان کی شخصیت سے متاثر ہو کر ان کے مرید ہو گئے، ولبھ آچاریہ ہی کے حکم پر انھوں نے کرشن جی کے حالات کو عوامی اور مقبول گیتوں کی شکل میں پیش کیا، بعض روایات کے مطابق ان کی پیدائش ۱۵۴۰ء میں ہوئی، اپنے ایک شعر میں سورداس نے خود کو چند بروائی سلسلے سے متعلق ہری چند بھاٹ کا فرزند بتایا ہے، کچھ روایتوں کے مطابق سورداس پیدائشی اندھے تھے ایک بار وہ ایک کنویں میں گر پڑے اور چھ دن وہاں پڑے رہے، سر کرشن جی نے انھیں بینائی بخشی اور کنویں سے باہر نکالا، سری کرشن کے درشن کے بعد انھوں نے دعا مانگی کہ ان آنکھوں سے سری کرشن کے علاوہ کسی اور کو نہ دیکھوں، جب وہ برج پہونچے تو اندھے تھے، وہیں انھوں نے بھجن گانے شروع کر دئے۔

سورداس کی بھگتی سے تعلق ایک عجیب وغریب حادثہ کے نتیجہ میں قائم ہوا، ایک روز سورداس بے پناہ بارش میں اپنی محبوب رقاصہ کے گھر پہنچے، گھر کا دروازہ بند تھا، ایک سانپ کو کمند سمجھ کر اسی کے سہارے گھر کے اندر داخل ہوئے، چنتامنی نے سورداس کو سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم اس طرح ایشور کی پرستش میں محو ہوتے تو تمہیں عرفان حاصل ہوتا، سورداس نے چنتامنی کی بات سے متاثر ہو کر اپنی آنکھوں میں سوا بھونک لیا اور وہاں سے چلے آئے اور اپنی پوری زندگی کرشن جی کا بھجن گانے کے لئے وقف کر دی۔

سورداس کی سب سے اہم تصنیف 'سورساگر' ہے، اس میں سوالاکھ اشعار تھے مگر آج کل جو بھی نسخے دستیاب ہیں ان میں سے کسی میں بھی چھ ہزار سے زیادہ اشعار نہیں، سورداس نے کرشن جی کی تعلیمات سے زیادہ ان کی شخصیت اور کردار پر زور دیا ہے، سورساگر میں جگہ جگہ بھگوت گیتا کی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے، جس سے سورساگر کی قدر وقیمت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔

سورساگر میں سری کرشن کی پیدائش سے لے کر ان کے متھرا جانے تک کے حالات مذکور ہیں، کرشن جی کی مختلف اداؤں کا ذکر بڑی سرشاری کے ساتھ کیا گیا ہے، سورساگر گیتوں کی شکل میں لکھا گیا ہے، ان گیتوں میں ایک اندرونی آہنگ اور ربط باہمی موجود ہے جس سے اس میں مثنوی کا انداز پیدا ہو گیا ہے، چونکہ سورداس کی اس تخلیق میں وصل و فراق اور واردات عشق کا بیان ہوا ہے، اس لئے اسمیں درد اور سوز و گداز کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے، سورداس کی شاعری میں صنائع بدائع اور تشبیہات کے بہترین نمونے موجود ہیں، سورساگر کے علاوہ ساہتیہ بہاری اور نل اور دمینتی کا منظوم قصہ اس کی دوسری مشہور تخلیقات ہیں، بہت سے نقادوں نے سورداس کو تلسی داس پر ترجیح دی ہے لیکن بعض نقادوں کا خیال ہے کہ سورداس تلسی سے بڑے شاعر نہیں، ہندی کا ایک مشہور شعر ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔

سور آفتاب ہے، تلسی ماہتاب ہے، کیسوداس کہکشاں ہے اور آج کل کے شعراء جگنو کے مانند کبھی کبھی روشنی دیتے ہیں۔

☆☆☆